

67911-عورت کے لیے نماز میں تاخیر کی جائز حد

سوال

کیا مسلمان عورت گھر میں اذان عصر سے نصف گھنٹہ یا پندرہ منٹ قبل ظہر، یا مغرب کی اذان سے نصف گھنٹہ یا پندرہ منٹ قبل عصر، یا عشاء کی نماز ادا کرنے کی صورت میں گھنگار ہو گی؟ اگر جواب یہ ہو کہ ایسا کرنا جائز نہیں، تو نماز کی تاخیر کے لیے جائز حد کیا ہے تاکہ گناہ نہ ہو؟

پسندیدہ جواب

نماز میں وقت سے تاخیر کرنی جائز نہیں، کیونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے :

۔(یقیناً مومنوں پر نماز بروقت ادا کرنا فرض کی گئی ہے)۔ النساء (103).

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے :

۔(اور پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوتے جنہوں نے نماز خلائق کو کر دی اور نفسانی خواہشات کے پیچے پڑ گئے، چنانچہ وہ عنقریب جنم میں ڈالیں جائیں گے)۔ مریم (59).

اور پھر شریعت اسلامیہ نے نمازوں کے اوقات بالتفصیل بیان کیے ہیں جیسا کہ درج ذیل حدیث میں بیان ہوا ہے :

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

”ظہر کا وقت اس وقت تک ہے جب تک عصر کا وقت نہ ہو جائے، اور اور عصر کا وقت سورج زرد ہونے تک ہے، اور مغرب کا وقت شفق سے سرخی کے غروب ہونے تک ہے، اور عشاء کا وقت نصف رات تک ہے، اور فجر کا وقت طلوع شمس تک ہے“

صحیح مسلم حدیث نمبر (612).

سوال نمبر (9940) کے جواب میں نماز پہنچانے کے اوقات کا تفصیلی ذکر کیا گیا ہے، ذیل میں ہم صرف ہر نماز کا آخری وقت ذکر کرتے ہیں :

نماز ظہر کا آخری وقت نماز عصر کا وقت شروع ہونے تک ہے۔

اور نماز عصر کا آخری وقت سورج زرد ہونے تک ہے، لیکن مجبوراً اور مضطرب شخص مثلاً مریض وغیرہ کے لیے یہ غروب آفتاب تک پھیل جاتا ہے۔

اور نماز مغرب کا آخری وقت شفق سے سرخی غائب ہونے تک ہے، اور یہ عشاء کا اول وقت ہے۔

اور عشاء کی نماز کا آخری وقت آدمی رات تک ہے، لیکن طلوع فجر تک لمبا ہو سکتا ہے۔ (مضطرب کے لیے)

اور نماز فجر کا آخری وقت طلوع آفتاب تک ہے۔

چنانچہ اس وقت کے دوران کسی بھی وقت میں نماز ادا کرنا جائز ہے، چاہے اول وقت میں ادا کی جائے، یا وسط میں یا آخری وقت، لیکن کوئی بھی نماز اس کے آخری وقت سے بغیر کسی عذر مثلاً بیندیا بھولنے کے نماز میں تاخیر کرنی جائز نہیں۔

اور افضل یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے علاوہ باقی سب نمازیں اول وقت میں ادا کی جائیں، اس بنا پر نماز عصر سے نصف گھنٹہ یا پندرہ منٹ قبل آپ کا نماز ظہر ادا کرنا صحیح اور جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن افضل اول وقت میں ہی ہے۔

لیکن نماز عصر میں آپ کو سورج زرد ہونے سے قبل نماز ادا کرنا ضروری ہے، اور اسے گھنٹوں میں تحدید کرنا موسم کے اعتبار سے مختلف ہو گا جبکہ پسلے اور بھی بعد میں، ظاہر ہے کہ مغرب سے نصف گھنٹہ یا پندرہ منٹ قبل سورج زرد ہو چکا ہوتا ہے، تو اس صورت میں نماز عصر کا وقت نکل چکا ہوتا ہے۔

اور عشاء کی نماز میں آپ کے لیے فجر سے نصف گھنٹہ یا پندرہ منٹ قبل تک تاخیر کرنی جائز نہیں؛ کیونکہ عشاء کا وقت آدمی رات تک ہے، جیسا کہ حدیث میں بیان ہوا ہے۔

اور اگر آپ آدمی رات کا حساب کرنا چاہیں تو غروب آفتاب سے لیکر طلوع فجر کے وقت کو شمار کریں تو ان دونوں کا نصف عشاء کی نماز کا آخری وقت ہو گا (اور یہی آدمی رات ہے) چنانچہ اگر پانچ بجے سورج غروب ہو اور فجر کی اذان (یعنی طلوع فجر) پانچ بجے تورات گیارہ بجے آدمی رات ہو جائیں۔

افضل یہ ہے کہ نماز کی ادائیگی میں جلدی کی جائے، اور اول وقت میں نماز ادا کریں کیونکہ بخاری اور مسلم شریف کی حدیث میں ہے:

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مابیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا:

کونا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"نمازو وقت پر ادا کرنی۔"

راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: پھر کونا عمل؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔

راوی کہتے ہیں: پھر کونا عمل؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (496) صحیح مسلم حدیث نمبر (122)۔

والله اعلم.